امام صادق ؑ کی صفات و خصوصیات

حجۃ الاسلام باقر شریف قرشی

وہ بلند و بالا صفات امام جعفر صادق ؑ کی ذات کا جزو تھیں ان جن میں سے ہم بعض صفات کی طرف ذیل میں بیان کرتے ہیں:

۱۔ بلند اخلاق

امام جعفر صادق ؑ بہت ہی بلند و بالا اخلاق کے مالک تھے، آپ کی ذات کی بلندی یہ تھی کہ جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرتا آپ اس پر احسان کرتے تھے، مورخین نے آپ کے بلند اخلاق کے متعدد واقعات قلم بند کئے ہیں ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ حاجیوں میں سے ایک شخص کو یہ وہم ہوگیا کہ اس کی رقم کی تھیلی کھوگئی ہے، اب اس کو تلاش کرنے لگا وہ مسجد نبوی میں داخل ہوا تو امام جعفر صادق ؑ نماز میں مشغول تھے وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا حالانکہ وہ امام کو پہچانتا بھی نہیں تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس نے امام سے کہا: کیا آپ نے میری رقم کی تھیلی اٹھائی ہے؟

امام نے بڑے ہی نرم لہجہ میں اس سے فرمایا: اس میں کیا تھا؟

اس نے کہا: ایک ہزار دینار۔

امام نے اس کو ایک ہزار دینار عطا کر دئے جب وہ ایک ہزار دینار لیکر اپنے گھر پہنچا تو اس کو وہ گم ہو جانے والی تھیلی مل گئی اب اُن ایک ہزار دیناروں کو لے کر امام کی خدمت میں پہنچا آپ سے عذر خواہی کی اور ہزار دینار امام کو واپس دینے لگا امام نے انہیں لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''جو ہم عطا کر دیتے ہیں اسے واپس نہیں لیتے'' اس شخص کو بہت تعجب ہوا اور اس نے امام کے متعلق سوالات کئے کہ یہ کون ہیں تو اس کو بتایا گیا: یہ امام جعفر صادق ؑ ہیں۔

اس نے بڑے تعجب سے کہا: یقینا میں نے ان کے مانند کسی کو نہیں دیکھا۔(۱)

۲۔ تواضع

امام جعفر صادق ؑ کی نمایاں صفت تواضع تھی، یہ آپ کی تواضع کا ہی اثر تھا جو آپ چٹائی (۲) پر بیٹھتے اور اچھے فرش پر بیٹھنے سے انکار فرما دیتے، آپ متکبرین کو حقارت سے دیکھتے تھے کسی قبیلہ کے ایک شخص نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے اس سے فرمایا: اس قبیلہ کا سردار کون ہے؟

ایک شخص نے جلدی سے کہا: میں۔

امام نے فرمایا:

اگر تو اس قبیلہ کا سردار ہوتا تو، میں نہ کہتا۔(۳)

آپ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ ایک سیاہ فام شخص آپ کا ملازم تھا جو آپ کے کام انجام دیتا تھا ایک شخص نے اس کے متعلق سوال

کیااور اس کی اہانت کرتے ہوئے کہا: یہ وہ نبطی ہے۔

امام نے اس کی تردید میں فرمایا:

انسان کی اصلیت اس کی عقل، اس کا حسب اس کا دین، اس کا کرم اور تقویٰ ہے اور سب انسان آدمیت میں برابر ہیں۔(۴)

بیشک تواضع انسان کے ذاتی صفات کی بلندی سے ہے جس سے انسان کی شرافت اور اس کا کمال نمو پاتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ بہت ہی بلند و بالا اخلاق کے مالک تھے، آپ کی ذات کی بلندی یہ تھی کہ جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرتا آپ اس پر احسان کرتے تھے۔

۳۔صبر

آپؑ کے بلند اخلاق میں سے ایک عظیم صفت زمانہ کے مصائب اور گردش ایام پر صبر کرنا تھا آپ کے سامنے آپ کے فرزند اسماعیل کے انتقال کا واقعہ پیش آیا جو علم و ادب میں علویوں کا چشم و چراغ تھا، امام کے اصحاب کی ایک جماعت نے جب آپ کو مدعو کیا اور آپ کے سامنے کھانا پیش کیا تو آپ کے ساتھ بعض اصحاب نے عرض کیا: اے ہمارے سید و آقا! آپ پر آپ کے فرزند ارجمند کے غم کے آثار نظر نہیں آرہے ہیں؟

امام نے جواب میں فرمایا:

میں ایسا کیوں ہو جاؤں جیسا تم سمجھ رہے ہو، اور اصدق الصادقین (یعنی میرے جد رسول اللہ) سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا: موت مجھے بھی آنی ہے اور تم کو بھی موت آئے گی۔(۵)

۴۔سخاوت

امام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور ان میں سب سے زیادہ نیکی اور احسان کرنے والے تھے، راویوں نے آپ کی سخاوت کے متعدد واقعات نقل کئے ہیں، ان ہی میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اشجع سلمی آپ کے پاس آیا تو آپ علیل تھے، جب اس نے آپ کی بیماری کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: بیماری کو چھوڑ دو تم اپنی ضرورت بیان کرو، اس نے کہا:

أَلْبَسَکَ اللّٰہُ مِنْہُ عَافِیَۃً فِیْ نَوْمِکَ الْمُعْتَرِ وَفِیْ أَرَقِکَ یُخْرِجُ

مِنْ جَسْمِکَ السَّقَامَ کَمَا أَخْرَجَ ذُلَّ السُّوَالِ مِنْ عُنُقِکَ

خدا نے تم کو نیند اور بیداری کے عالم میں اپنے لطف سے لباس عافیت پہنایا، خدا تمہارے جسم کی بیماریاں اسی طرح دور کرتا ہے جس طرح اس نے تم سے بھیک مانگنے کی رسوائی کو دور کیا ہے۔

امام اشعار کی دوسری بیت سے اس کی ضرورت سے آگاہ ہو گئے تو آپ نے اپنے غلام سے فرمایا:

'تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: چار سو دینار، آپ نے اس کو عطا کرنے کا حکم دیدیا۔(۶)

راویوں نے فقیروں کے ساتھ آپ کے احسان کے متعلق بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں آپ ان کو کھانا اور لباس عطا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے عیال کیلئے کھانے اور لباس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہتا تھا، آپ کے کرم کی حالت یہ تھی کہ ایک شخص کا آپ کے پاس سے گذر ہوا اس وقت آپ کھانا نوش فرما رہے تھے اس شخص نے سلام نہیں کیا اور امام نے اس کو اپنے ساتھ کھانا نوش کرنے کی دعوت دی تو بعض حاضرین نے امام کے ایسا کرنے پر اعتراض کیا اور آپ سے کہا: سنت ہے کہ وہ پہلے سلام کرے پھر اس کی دعوت کی جائے حالانکہ

اس نے سلام نہیں کیا ہے؟ امام مسکرائے اور اس سے فرمایا: هذا فقه عراق فیه بُخل۔(۷) یہ عراقی فقہ ہے اور اس میں بخل پایا جاتا ہے۔

۵۔ مخفی طور پر آپ کے صدقات

امام جعفر صادقؑ اپنے دادا امام زین العابدینؑ کی طرح رات کی تاریکی میں فقیروں کی مدد کرتے تھے حالانکہ وہ آپ کو پہچانتے بھی نہیں تھے، آپ رات کی تاریکی میں روٹی، گوشت اور درہموں سے بھرے ہوئے تھیلے اپنی پیٹھ پر لاد کر ضرورت مندوں کے پاس جاتے اور ان کے درمیان تقسیم کرتے تھے جبکہ وہ لوگ آپ کو پہچانتے بھی نہیں تھے، آپ کے انتقال کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ صلۂ رحم کرنے والے امام جعفر صادقؑ تھے۔(۸)

آپ کے صلۂ رحم کے بارے میں اسماعیل بن جعفر سے روایت ہے: مجھے امام جعفر صادقؑ نے پچاس درہم کی تھیلی دے کر فرمایا: ''اس کو بنی ہاشم کے ایک شخص کو دے آؤ اور اس کو یہ مت بتانا کہ میں نے یہ پچاس درہم تمھیں دئے ہیں''، میں نے وہ پچاس درہم لیکر اس شخص کو پہنچادئے، جب میں نے وہ پچاس درہم اس شخص کو دئے تو اس نے مجھ سے سوال کیا: یہ درہم تمھیں کس نے دئے ہیں؟ میں نے اس کو بتایا کہ یہ اس شخص نے دئے ہیں جو تم سے اپنا تعارف کرانا نہیں چاہتا، علوی نے کہا: یہ شخص میرے لئے ہمیشہ اسی طرح رقم بھیجتا رہتا ہے جس سے ہماری زندگی بسر ہو رہی ہے، لیکن جعفر کثرت مال کے باوجود میرے پاس کوئی درہم نہیں بھیجتا۔(۹)

امام اللہ کی مرضی اور دار آخرت کی خاطر اپنے صدقات کو مخفی رکھتے تھے۔

۶۔ حاجت روائی میں سبقت کرنا

جب کوئی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتا تھا تو آپ اس کی حاجت پوری کرنے میں بہت جلدی فرماتے، آپ سے اس کے بارے میں کہا گیا: آپ کسی کی حاجت روائی میں اتنی جلدی کیوں کرتے ہیں؟

تو امام نے فرمایا:

میں اس چیز سے خوف کھاتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص اس کی حاجت پوری کردے اور مجھے اس کا اجر نہ مل سکے۔

اسی طرح امام ہر طرح کے کرم و فضیلت کے لئے ایک نمونہ تھے۔

۸۔ آپ کی عبادت

امام جعفر صادقؑ اپنے آباء و اجداد کی طرح اللہ کی عبادت اور اطاعت کیا کرتے تھے، آپ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرتے تھے، آپ اپنے خالی اوقات کو نماز میں صَرف کرتے، آپ واجب نماز کی نافلہ نمازیں بہت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ بجالاتے، اکثر ایام میں روزہ رکھتے۔

جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ اس کا بہت ہی شوق کے ساتھ استقبال کرتے، آپ سے بہت سی وہ دعائیں نقل ہوئی ہیں جن کو آپ ماہ رمضان کے دنوں اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔

آپ نہایت ہی خضوع کے ساتھ حج بیت اللہ انجام دیتے تھے، سفیان ثوری سے روایت ہے: خدا کی قسم میں نے جعفر بن محمد کو جس طرح مشعر میں کھڑے ہو کر تضرع اور گریہ وزاری کرتے دیکھا اس طرح کسی بھی حاجی کو نہیں دیکھا، جب آپ عرفات پہنچے تو آپ نے لوگوں کے ایک جانب ہو کر موقف میں دعا کی۔(۱۰)

بکر بن محمد ازدی سے روایت ہے: میں نے طواف کیا تو میرے ہی ایک پہلو کی طرف ابو عبد اللہ نے طواف انجام دیا جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ نے خانۂ کعبہ اور حجر اسماعیل کے مابین دو رکعت نماز ادا کی اور میں نے آپ کو سجدہ میں یہ کہتے سُنا:

سَجَدَ وَجْهِ لَکَ تَعَبُّداً وَرِقّاً، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقّاً حَقّاً، اَلْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْئٍ، وَهَااَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ، ناصیتُ بِیدِکَ، فَاغْفِرلِ، اِنَّهُ لَایَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرلِ۔(۱۱)

امام جعفر صادقؑ عبادت میں اس شخص کیلئے اسوہ حسنہ تھے جو توبہ کرے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔

مختصر حکمت آمیز کلمات

راویوں نے امام صادقؑ کے متعدد مختصر حکیمانہ کلمات نقل کئے ہیں جو انسان کے مختلف امور تمام ضروریات اور بلند و بالا اسوہ حسنہ ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

۱۔ جب تم کسی مسلمان سے کوئی بات سنو تو اس کو اپنے اندر موجود کسی اچھائی پر حمل کرو اور اگر تمہارے اندر وہ چیز محمول نہیں ہو پا رہی ہے تو اپنے نفس کی ملامت کرو۔(۱۲)

۲۔ خداوند عالم جسے معصیت کی ذلت سے اپنی اطاعت کی عزت کی طرف لے جاتا ہے تو اسے بغیر مال کے غنی، بغیر انیس و مونس کے مانوس، اور بغیر قوم و قبیلہ کے عزت عطا کرتا ہے۔

۳۔ تم لوگوں میں کفر کی حد سے وہ شخص زیادہ قریب ہے جو اپنے مومن بھائی کی لغزش کو اس لئے بچا کر رکھے تا کہ کسی دن اسے ذلیل کر سکے۔

۴۔ بیشک گناہ، رزق سے محروم کر دیتا ہے۔(۱۳)

۵۔ سب سے بڑا گناہ ہم پر نازل ہونے والی چیز کا انکار کرنا ہے۔(۱۴)

۶۔ ہر مرض کی دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔(۱۵)

۷۔ دل کو اس کی جگہ سے ہٹانے سے زیادہ پہاڑوں کو ہٹانا آسان ہے۔(۱۶)

۸۔ جب تمہارے دنیاوی امور صحیح ہو جائیں تو اپنے دین کو متہم کرو۔(۱۷)

۹۔ دو مومن جب کبھی ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو اُن میں وہ شخص زیادہ صاحب فضیلت ہے جس کے دل میں اپنے دوست سے محبت زیادہ شدید ہوتی ہے۔(۱۸)

۱۰۔ کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے اندر خوف و رجا موجود نہ ہوں اور خوف و امید اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک وہ اُن چیزوں پر عمل پیرا نہ ہو جس سے ڈرا جاتا ہے اور جن کی امید کی جاتی ہے۔(۱۹)

۱۱۔ میں اپنے ان برادران کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہوں جو مجھے میرے عیوب کی نشان دہی کرائیں۔(۲۰)

۱۲۔ وہ شخص ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو زبان سے کہے وہ اس کے اعمال اور آثار کے خلاف ہو، لیکن وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے جس کی زبان اور دل ایک ہو، ہمارے احکام کی اتباع کرے، ہمارے اعمال کے مانند اعمال انجام دے۔(۲۱)

امام جعفر صادقؑ اپنے آباء و اجداد کی طرح اللہ کی عبادت اور اطاعت کیا کرتے تھے، آپ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کی عبادت کرتے تھے، آپ اپنے خالی اوقات کو نماز میں صَرف کرتے، آپ واجب نماز کی نافلہ نمازیں بہت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ بجالاتے، اکثر ایام میں روزہ رکھتے۔

۱۳۔سچی نیت والے کا دل بھی صحیح وسالم ہوتا ہے ۔(۲۲)

۱۴۔اپنی طرف سے اپنے بھائی کو بُرا بھلا کہنے کی ابتدا نہ کرو۔(۲۳)

۱۵۔تمہارا راز تمہارے خون کے اندر پوشیدہ ہے لہٰذا اسے کسی دوسرے کی رگوں میں جاری نہ کرو۔(۲۴)

۱۶۔حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے ۔(۲۵)

۱۷۔جس کی نیت صحیح ہوتی ہے اللہ اس کا رزق زیادہ کرتا ہے ۔(۲۶)

۱۸۔جس شخص سے تمھیں اپنے جھٹلائے جانے کا خوف ہو اس سے گفتگو نہ کرو، جس سے تمھیں انکار کا خوف ہو اس سے سوال نہ کرو، اس سے مطمئن نہ ہو جس سے تمھیں دھوکہ کا خوف ہو۔(۲۷)

۱۹۔امر بالمعروف برائی کو دور کرتا ہے، صدقہ پروردگار عالم کے غضب کو خاموش کردیتا ہے، صلۂ رحم سے عمر میں اضافہ اور فقر وتنگدستی دور ہوتی ہے اور" لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہنا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے ۔(۲۸)

حوالہ جات

۱۔حیاۃ الامام جعفر صادقؑ، جلد ۱، صفحہ ۶۶

۲۔النجوم الزاہرہ جلد ۵، صفحہ ۱۷۶۔

۳۔الطبقات الکبریٰ جلد ۱، صفحہ ۳۲۔

۴۔حیاۃ الامام جعفر صادق، جلد ۱، صفحہ ۶۶۔

۵۔مناقب آل ابی طالب، جلد ۴، صفحہ ۳۴۵۔امالی طوسی، جلد ۱، صفحہ ۲۸۷۔

۶۔تاریخ اسلام، جلد ۶، صفحہ ۴۵۔مرآۃ الزمان، جلد ۶، صفحہ ۱۶۰۔تہذیب الکمال، جلد ۵، صفحہ ۸۷۔

۷۔حیاۃ الامام صادق، جلد ۱، صفحہ ۶۴۔

۸۔حیاۃ الامام صادق جلد ۱، صفحہ ۶۴۔

۹۔مجموعۂ ورّام، جلد ۲، صفحہ ۸۲۔

۱۰۔حیاۃ الامام صادق، جلد ۱، صفحہ ۷۱۔

۱۱۔قرب الاسناد، صفحہ ۲۷۔

۱۲۔جمہرۃ الاولیاء، جلد ۲، صفحہ ۷۹۔

۱۳۔الغایات، صفحہ ۱۰۰۔

۱۴۔الغایات، صفحہ ۸۵۔

۱۵۔جامع الاخبار، صفحہ ۲۲۔

۱۶۔تحف العقول، صفحہ ۳۵۷۔

۱۷۔الحکم الجعفریہ، صفحہ ۴۶۔

۱۸۔محاسن صفحہ ۲۰۹۔

۱۹۔مجموعۂ ورّام جلد ۲، صفحہ ۱۸۵۔

۲۰۔تحف العقول، صفحہ ۳۶۶۔

۲۱۔اصول کافی، جلد ۲، صفحہ ۱۹۶۔

۲۲۔حیاۃ الامام جعفر صادق، جلد ۴، صفحہ ۴۸۱۔

۲۳۔امام صادق اور مذاہب اربعہ، جلد ۴، صفحہ ۳۵۴۔

۲۴۔امام صادق اور مذاہب اربعہ، جلد ۴، صفحہ ۳۵۱۔

۲۵۔امام صادق اور مذاہب اربعہ، جلد ۴، صفحہ ۳۵۷۔

۲۶۔المحاسن، صفحہ ۲۰۷۔

۲۷۔تذکرہ ابی حمدون، صفحہ ۸۵۔

۲۸۔تاریخ یعقوبی، جلد ۳، صفحہ ۱۱۶۔